۲۱۱/۴۷ ۲۸/

عطاء الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام مسائل ھذا کے بارے میں

(ا) تبلیغی جماعت کے عالمی تبلیغی اجتماع کے موقع پر قریب قریب ۱۳ لاکھ کا مجمع ہوتا ہے
اس کیلئے وسیع وعریض پنڈال قائم کیا جاتا ہے جہاں مجمع کی جائے نماز اور جائے قیام ہوتا
ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صبح ایک شخص تہجد کیلئے یا پھر کچھ دیر بعد نماز فجر کیلئے نیند سے بیدار
ہوتا ہے۔ پھر وہ وضو کیلئے جانا چاہتا ہے تو اس کے سامنے۔ پیچھے۔ دائیں۔ بائیں الغرض ہر طرف
نوافل یا سنن پڑھنے والوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہوتا ہے جن کے سامنے باقاعدہ سترہ کا کوئی
انتظام نہیں ہوتا مطلب ان کے سامنے صرف بستر ہوتا ہے جس کی اونچائی ایک ہاتھ تک نہیں پہنچتی
اب اگر یہ ان کے سامنے سے گزرے تو پریشانی اگر انتظار کرے تو چاہے وقت ہی گذر جائے اور اگر پیچھے کی طرف
جائے تو بھی بہت لمبا چکر کاٹنا پڑیگا اور پھر وضو خانے پر بے انتہا رش ہونے کی بناء پر وضو اور استنجے کے لیے
بھی کافی وقت چاہیئے۔ اس صورتحال میں زید کہتا ہے کہ چونکہ ضرورت اور مجبوری کے وقت اپنے امام کے علاوہ
کے مسلک پر عمل کرنے کی گنجائش ہوتی ہے اس لیے اس وقت شوافع کے قول پر عمل کرتے ہوئے (کہ ان کے
ایک بالشت یا ایک ذراع کا دو ثلث یا پھر صرف مصلّی (جائے نماز) یا پھر صرف خط لگانے کی بھی گنجائش ہے) نمازی
کے سامنے جو اس کا بستر پڑا ہوا ہے اسی پر سترہ کا اطلاق کرتے ہوئے گذر جائے تو اجازت ہے۔ اور پھر
احناف کے نزدیک بھی اس کی گنجائش ہے عالمگیریہ میں ہے کہ خط کھینچ دے محراب کی صورت میں اور اس کے
علاوہ احسن الفتاوی میں بھی اس کی تفصیل ہے کہ مصلّی یا خط کافی ہوجائیگا۔ براہ کرم آپ
مجمع کی تعداد کا اعتبار کرتے ہوئے تحریر فرمائیں۔ مزید حرم میں بھی تو مجمع کثیر کی وجہ سے سترہ کا کوئی
اہتمام نہیں ہوسکتا۔

(ب) نماز میں مجمع کثیر ہے۔ مکبّرین مقرر ہیں۔ عام طور پر مکبّر کی تکبیر امام کی تکبیر سے مؤخر ہو ہی جاتی ہے
مطلب رکوع سے اٹھتے ہوئے جب مکبّر نے "ربنا لک الحمد" کہنا شروع کیا اس وقت امام رکوع سے
اٹھ چکا تھا۔ اب اس طرف امام اٹھ چکا ہے لیکن مکبّر کی تاخیر کی بناء پر آنے والا شخص نماز میں شریک
ہوا اس گمان پر کہ اس نے امام کو رکوع میں پالیا کیونکہ وہ تو مکبّر کو دیکھ رہا تھا لیکن حقیقت میں امام رکوع سے
اٹھ چکا تھا۔ لہٰذا آنے والے امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیتا ہے تو کیا اس کی وہ پہلی رکعت جسمیں
یہ رکوع کی حالت میں شامل ہوا تھا شمار ہوگئی یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کا وبال (کہ وہ تو اپنی طرف سے
نماز ادا کر چکا اور حقیقت میں یہ اس کے ذمہ واجب ادا رہی) کس پر ہوا۔ مکبّر یا اسی پر؟
اسی طرح دوسرا شخص جو شروع نماز سے امام کا شریک ہے غفلت میں کھڑا رہا اسے امام کے
رکوع میں جانے کا علم ہی نہ ہوا یا پھر ہوا بھی لیکن یہ رکوع میں نہ گیا حتیٰ کہ امام رکوع سے اٹھ گیا اس نے بعد
میں جلدی سے رکوع کیا پھر سجدے میں امام کے ساتھ شریک ہوا
علاوہ ازیں! آنے والا اللہ اکبر کہہ کر نماز میں شریک ہوا امام رکوع میں تھا امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کی
آواز سننے سے پہلے یہ رکوع میں گیا اس کے جھکتے ہی سمع اللہ لمن حمدہ کی آواز آگئی۔ آج کل عام طور پر آئمہ مساجد
کی عادت ہے کہ پہلے کھڑے ہوتے ہیں پھر تسمیع کہتے ہیں تو موجودہ صورت میں نمازی کو تو امام کے اٹھنے کا علم
نہیں، اس نے رکوع پالیا یا نہیں؟ اگر نہیں تو مجرم کون ہوگا؟ اس نے تو امام کی آواز پر اپنے عمل کو

Scanned by CamScanner

کیا اس کو تو امام کے تسمیع اور لیڈ سے پہلے قیام کی طرف منتقل ہونے کا علم نہیں تھا۔

بینوا و توجروا

فقط والسلام
بندہ محمد راشد ڈسکوی
۳۰ صفر المظفر ۱۴۴۱ ہجری
مدرسہ عربیہ رائے ونڈ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب باسم ملہم الصواب

یہاں مختلف امور وضاحت طلب ہیں، بالترتیب ان کا حکم ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ ضرورت اور مجبوری کے وقت دوسرے امام کے مسلک پر عمل کرنے کی گنجائش ضرور ہے، لیکن ضرورت و مجبوری کی تعیین ہر کس و ناکس کا کام نہیں، عالم متبحر اگر اجازت دے تو عمل کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کھلی فضا میں یا ۳۶، ۸ مربع میٹر / چالیس مربع ہاتھ / نوے مربع فٹ یا اس سے بڑی جگہ، ہال یا مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے، تو سجدہ کی جگہ دیکھنے سے بالتبع جہاں تک نظر آتا ہے، وہاں تک گزرنا جائز نہیں، اس سے ہٹ کر گزرنا جائز ہے، اس سے چھوٹی جگہ ہو تو نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز نہیں، خواہ قریب سے گزرے یا دور سے، ھذا إذا لم یکن بین یدي المصلي سترۃ۔

۳۔ سترہ کی کم از کم مقدار ذراع الید (دو بالشت) ہے جسے کھڑا رکھا جائیگا، اس سے کم مقدار کے سترہ ہونے میں اختلاف ہے، راجح یہی ہے کہ بقدرِ ذراع سترہ میسّر نہ ہو تو اس سے کم بھی کافی ہے۔

بوقتِ ضرورت سترہ کی درج ذیل صورتیں بالترتیب اختیار کی جا سکتی ہیں:

۱۔ دو آدمی گزرنا چاہیں تو ایک نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے، اور دوسرا اسکے سامنے سے گزر جائے، پھر دوسرا اسی طرح نمازی کے سامنے ہو جائے اور پہلا گزر جائے۔

۲۔ بڑا رومال یا چادر وغیرہ سامنے کر کے گزر جانا۔

۳۔ ایک ذراع سے کم بلند چیز کو سترہ بنانا۔

٤۔ چھڑی وغیرہ کھڑی نہ ہو سکے تو اسکو لٹا لینا۔

۵۔ سامنے خط کھینچ لینا۔ چھڑی اور خط طولاً قبلہ رخ ہونا زیادہ بہتر ہے، عرضاً بھی جائز ہے۔

٦۔ جائے نماز یا کپڑا بچھا کر اس پر نماز پڑھنا۔

۷۔ ایک قولِ مصحح یہ بھی ہے کہ چالیس مربع ہاتھ یا اس سے بڑی مسجد اور صحرا میں موضعِ سجود سے ہٹ کر بدونِ سترہ گزرنا بھی جائز ہے۔

Scanned by CamScanner

ان صورتوں میں جس پر عمل کرنا ممکن ہو، الأقدم فالأقدم کے پیشِ نظر اسے اختیار کر سکتے ہیں۔

۳۔ مکبّر اور امام کو چاہیئے کہ وہ تکبیر و تسمیع کہنے میں اس قدر تاخیر نہ کریں کہ جس سے دوسرے مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے، قصدًا ایسا کرینگے تو گنہگار ہونگے۔

٤۔ تاخیر سے آنے والے شخص کیلئے مناسب ہے کہ وہ انتہائی سکون اور وقار سے آکر نماز میں شریک ہو، بھاگ کر رکوع پانے کی کوشش کرنا، پھر اسی تردّد میں رہنا کہ میں نے رکوع پالیا ہے یا نہیں؟ درست نہیں، ایسی شک کی حالت میں رکوع کرنے میں احتیاط کی جائے۔

۵۔ امام اور مکبّر کی سستی اور کوتاہی کی وجہ سے اگر کسی کو اپنی نماز کے فساد کا علم نہ ہو تو امید یہی ہے کہ اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا، البتہ اگر معلوم ہو جائے کہ میں نے رکوع امام کے ساتھ نہیں کیا، تو اگر سلام کے بعد منافی صلوۃ عمل کرنے سے قبل یقین ہو گیا، تو اس رکعت کا اعادہ کر لے، اور اس کے بعد معلوم ہو تو پوری نماز لوٹا لے۔

٦۔ جو شخص شروعِ نماز سے امام کے ساتھ شریک تھا، اور امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد اس نے رکوع کیا، اور پھر سجدہ میں امام کے ساتھ شریک ہو گیا، تو اس کی نماز ہو جائیگی، خواہ عمدًا کرے یا سہوًا، لیکن عمدًا ترکِ واجب (متابعت مقارنۃ و معاقبۃ) کی وجہ سے گنہگار ہوگا، عمد کی صورت میں نماز کا اعادہ کر لے تو بہتر ہے۔

۱۔ قال في التنوير وشرحه: "(ولا يفسدها... مرور مار في الصحراء أو في مسجد كبير بموضع سجوده) في الأصح (أو) مروره (بين يديه) إلى حائط القبلة (في) بيت و(مسجد) صغير؛ فإنه كبقعة واحدة.... (وإن أثم المارّ في ذلك) المرور لو بلا حائل ولو ستارة ترتفع إذا سجد، و تعود إذا قام.... (ويغرز) ندبًا "بدائع" (الإمام) وكذا المنفرد (في الصحراء) ونحوها (سترة بقدر ذراع) طولًا".

وفي الرد: "قوله: (في الأصح)... ومقابله ما صححه التمرتاشي و صاحب البدائع... أنه قدر ما يقع بصره على المار لو صلّى بخشوع... وأرجع في العناية الأوّل إلى الثاني بحمل موضع السجود على القريب منه،

Scanned by CamScanner

... وقوله: (ومسجد صغير) هو أقل من ستين ذراعًا، وقيل في أربعين وهو المختار... وقوله: (فيخط طولاً الخ)... ثم المفهوم من كلامهم أنه عند إمكان الغرز لا يكفي الوضع، وعند إمكان الوضع لا يكفي الخط".
(رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة: ٢/ ٤٧٩-٤٨٥، رشيدية)

٢- قال في التنوير: "ثم يرفع رأسه من الركوع مسمعًا".
(التنوير مع الرد على الدر، كتاب الصلاة: ٢/ ٢٤٥، رشيدية)

٣- "نعم تكون المتابعة فرضًا بمعنى أن يأتي بالفرض مع إمامه أو بعده كما لو ركع إمامه فركع معه مقارنًا أو معاقبًا وشاركه فيه أو بعد ما رفع منه ... أن المتابعة بمعنى عدم التأخير واجبة في الفرائض والواجبات".
(رد المحتار، كتاب الصلاة: ٢/ ٢٠٤-٢٤٤، رشيدية)

٤- قال في التنوير في أول باب سجود السهو: "يجب له بعد سلام واحد سجدتان وتشهد وسلام... على منفرد ومقتد بسهو إمامه لا بسهوه".
(رد المحتار، كتاب الصلاة، ٢/ ٦٥١-٦٥٨، رشيدية) فقط.

والله أعلم بالصواب

حرره: سيد عطاء الرحمن

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية كراتشي

٢٥/ ٤/ ١٤٢٨هـ

الجواب صحيح

[signature]

الجواب صحيح

[signature]

٢٦/ ٤/ ٢٨هـ

جامعة فاروقية دار الإفتاء شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراچي (پاکستان)